



## سوال

(227) اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) عورتوں سے نکاح کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اہل کتاب عورتوں سے نکاح کے بارے میں کیا حکم ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس کا حکم یہ ہے کہ یہ جمہور اہل علم کے نزدیک یہ حلال اور مباح ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ آتَوْا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مِثْلَهُنَّ غَيْرِ مُسَافِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي أَعْدَانٍ وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَكَذَّبَ عَلْمَهُ وَهُوَ فِي آلِ الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ ... سورة المائدة

”اور پاک دامن مومن عورتیں او پاک دامن اہل کتاب عورتیں بھی تمہارے لئے حلال ہیں جبکہ ان کا مردے دو اور ان سے عفت قائم رکھنی مقصود ہو نہ کھلی بدکاری کرنی اور نہ چھپی دوستی کرنی اور جو شخص ایمان کا منکر ہو اس کے عمل ضائع ہو گئے اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔“

علماء تفسیر کے صحیح ترین قول کے مطابق محضہ آزاد اور پاک دامن عورت کو کہتے ہیں چنانچہ حافظ ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ (والمحصنات من المؤمنات) کے معنی یہ ہیں کہ تمہارے لئے آزاد اور پاک دامن مومن عورتوں سے نکاح کرنا حلال قرار دے دیا گیا ہے اور یہ جملہ حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ کی تفسیر ہے۔

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ آتَوْا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ ۝ ... سورة المائدة

”اور پاک دامن اہل کتاب عورتیں بھی (حلال) ہیں۔“

ایک قول یہ ہے کہ ”محصنات“ سے مراد آزاد عورتیں ہیں باندیاں نہیں۔ چنانچہ ابن جریرؒ نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے کہ محصنات سے مراد آزاد عورتیں ہیں چنانچہ اس بات کا بھی احتمال ہے کہ اس سے آزاد عورتیں مراد ہوں یا اس سے آزاد اور پاک دامن عورتیں مراد ہوں جیسا کہ ان سے مروی دوسری روایت میں ہے اور یہی جمہور کا بھی قول ہے اور یہی قول زیادہ صحیح بھی ہے اور یہ اس لئے کہ اس میں ذمی عورتیں شامل نہ ہو جائیں کیونکہ وہ عقیقت بھی نہیں ہوتیں اور ان کی حالت بھی خراب ہوتی ہے، ذمی عورت سے شادی کرنے



والے کی حالت تو اس طرح ہوگی جیسا کہ ایک ضرب المثل ہے کہ ”سوواردی بھی اور تول میں بھی کم“ لہذا اس آیت کریمہ سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ ”محصنات“ مراد وہ عورتیں ہیں جو بدکاری سے پاک دامن ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں فرمایا:

مُحْصَنَاتٍ غَيْرِ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ ... سورة النساء ۲۵

”بشرطیکہ عقیفہ (پاک دامن) ہوں نہ ایسی کہ کلمہ کلابدکاری کریں اور نہ درپردہ دوستی کرنا چاہیں۔“

پاک دامن اہل کتاب عورتوں کے بارے میں مفسرین اور علماء کا اختلاف ہے کہ یہ حکم ہر پاک دامن کتابی عورت کے لئے ہے، خواہ وہ آزاد ہو یا غلام جیسا کہ ابن حریر نے سلف کی ایک جماعت سے بیان کیا ہے کہ محصنہ سے مراد عقیفہ ہے، ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد اسرائیلی عورتیں ہیں۔ چنانچہ امام شافعیؒ کا بھی یہی مذہب ہے او ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد ذمی عورتیں ہیں حربی نہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ... سورة التوبة ۲۹

”جو لوگ اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور نہ روز آخرت پر یقین رکھتے ہیں، ان سے جنگ کرو۔“

ابن عمرؓ نصرانی عورت سے نکاح کو جائز نہیں سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس سے بڑا اور شرک کیا ہو سکتا ہے کہ وہ مکہ کے میرا رب عیسیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَةَ حَتَّىٰ تُؤْمِنَ ... سورة البقرة ۲۲۱

”اور تم (اے مومنو!) مشرک عورتوں سے اس وقت تک نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لائیں۔“

ابن ابی حاتم نے اپنے والد گرامی، محمد بن حاتم بن سلیمان مودب، قاسم بن مالک مزنی، اسماعیل بن سمیع کی سند کے ساتھ ابومالک غفاریؓ سے روایت کیا ہے کہ جب یہ آیت

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَةَ حَتَّىٰ تُؤْمِنَ ... سورة البقرة ۲۲۱

”اور تم (اے مومنو!) مشرک عورتوں سے جب تک وہ ایمان نہ لائیں نکاح مت کرو۔“

نازل ہوئی تو لوگ ان سے نکاح کرنے سے رک گئے حتیٰ کہ اس کے بعد یہ آیت

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ ... سورة المائدة ۵

”اور پاک دامن اہل کتاب عورتیں بھی حلال ہیں۔“

نازل ہوئی تو لوگوں نے اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنا شروع کر دیا، چنانچہ صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت نے نصرانی عورتوں سے نکاح کیا اور اس مذکورہ آیت کے پیش نظر انہوں نے اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کیا اور انہوں نے اسے سورۃ بقرہ کی اس آیت کے لئے مخصوص قرار دیا جس میں مشرک عورتوں سے نکاح کرنے کی ممانعت ہے بشرطیکہ یہ کہا جائے کہ کتابی عورتیں بھی اس آیت کے عموم میں داخل ہیں ورنہ دونوں آیتوں میں کوئی تعارض نہیں ہوگا کہ قرائح حکیم میں کسی ایک مقامات پر اہل کتاب کا مشرکین سے الگ ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْيُسُفُوٰةُ ... سورة البينة ۱



”جو لوگ کافر ہیں یعنی اہل کتاب اور مشرک وہ (کفر سے) باز رہنے والے نہ تھے جب تک ان کے پاس کھلی دلیل نہ آتی۔“

نیز فرمایا۔

وَقُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هُمْ يُؤْمِنُونَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هُمْ يُؤْمِنُونَ... سورة آل عمران ۲۰

”اور اہل کتاب اور ان پڑھ لوگوں سے کہو کہ کیا تم (بھی اللہ کے فرماں بردار بننے اور) اسلام لاتے ہوئے پس اگر یہ لوگ اسلام لے آئیں تو بے شک ہدایت پائیں گے۔“

ابو محمد موافق الدین عبداللہ بن احمد بن قدامہ جعفی اپنی کتاب ”المغنی“ میں فرماتے ہیں کہ محمد اللہ اہل علم کے درمیان اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں کہ آزاد اہل کتاب عورتیں حلال ہیں، چنانچہ حضرت عمر عثمان، طلحہ، حذیفہ، سلمان، جابر اور دیگر صحابہ کرام سے یہی مروی ہے۔ ابن منذر فرماتے ہیں کہ اوائل میں سے کسی سے بھی صحیح طور پر یہ ثابت نہیں کہ انہوں نے اسے حرام قرار دیا ہو۔ خلال نے اپنی سند کے ساتھ حذیفہ، طلحہ، جابر و ابن معقل اور ابن عبدی کے بارے میں یہ ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اہل کتاب عورتوں سے شادی کی تھی چنانچہ دیگر تمام اہل علم کا بھی یہی قول ہے۔ ہاں البتہ امامیہ نے اسے درج ذیل آیات کے پیش نظر حرام قرار دیا ہے:-

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَةَ حَتَّىٰ تُؤْمِنَ... سورة البقرة ۲۲۱

”اور تم (اے مومن!) شرک کرنے والی عورتوں کے ساتھ اس وقت تک نکاح نہ کرو، جب تک وہ ایمان نہ لائیں۔“

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَةَ حَتَّىٰ تُؤْمِنَ... سورة الممتحنة ۱۰

”اور کافر عورتوں کی ناموس کو قبضے میں نہ رکھو (یعنی کفار کو واپس دے دو)۔“

الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۚ وَطَعَامُ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هُمْ يُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ وَالْمُؤْمِنَاتُ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هُمْ يُؤْمِنُونَ... سورة المائدة ۵

”آج تمہارے لئے سب پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئی ہیں اور اہل کتاب کا کھانا بھی تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور پاک دامن اہل کتاب عورتیں بھی حلال ہیں جب تم ان کا ہر دے دو۔“

نیز امامیہ کا استدلال اجماع صحابہ سے بھی ہے۔

(اب ان کے دلائل کا جواب سنیے) چنانچہ آیت کریمہ (ولا تنکحوا المشرکة) کے بارے میں ابن عباس سے مروی ہے کہ یہ آیت سورہ مائدہ کی آیت ان سے بعد کی ہے۔ دیگر علماء نے یہ کہا ہے کہ یہ آیات فسوخ، تو نہیں ہیں لیکن بات یہ ہے کہ مشرکین کا لفظ جب مطلقاً استعمال ہو تو اہل کتاب اس میں شامل نہیں ہوتے جیسا کہ درج ذیل آیات میں مشرکین کے ساتھ اہل کتاب کو الگ سے مستقل طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْيَقِينَةُ... سورة البينة ۱

”جو لوگ کافر ہیں یعنی اہل کتاب اور مشرک وہ (کفر سے) باز رہنے والے نہ تھے جب تک کہ ان کے پاس کھلی دلیل (نہ) آتی۔“

اور فرمایا:



إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ... ٦... سورة البقرة

”بے شک وہ لوگ جو اہل کتاب ہیں اور مشرک ہیں۔“

اور فرمایا:

مَالِئُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ... ١٠٥... سورة البقرة

”جو لوگ کافر ہیں اہل کتاب یا مشرک وہ اس بات کو پسند نہیں کرتے۔“

اسی طرح دیگر سارے قرآن مجید میں بھی مشرکین اور اہل کتاب کا ذکر الگ الگ کیا گیا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ مشرکین کا لفظ اہل کتاب کو شامل نہیں ہونا چنانچہ سعید بن جبیر اور قتادہ سے یہی مروی ہے ان لوگوں نے جو استدلال کیا ہے وہ ہر کافر کے بارے میں عام ہے جبکہ ہمارے سامنے اس وقت مسئلہ خاص اہل کتاب عورتوں سے نکاح کی حلت کا ہے اور اصول یہ ہے کہ خاص کو مقدم کرنا واجب ہے جب یہ ثابت ہو گیا تو پھر زیادہ بہتر بات یہ ہے کہ کتابیہ سے شادی نہ کی جائے کیونکہ حضرت عمر فاروقؓ نے بھی ان لوگوں سے کہا تھا جنہوں نے اہل کتاب عورتیں سے شادی کی تھی کہ انہیں طلاق دے دو تو حضرت حذیفہؓ کے سوا دیگر تمام لوگوں نے انہیں طلاق دے دی حضرت عمرؓ نے ان سے بھی فرمایا کہ اسے طلاق دے دو تو حضرت حذیفہؓ نے جواب دیا، کیا آپ یہ گواہی دیتے ہیں کہ یہ حرام ہے؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ وہ مست کر دینے والی ہے اسے طلاق دے دو۔ انہوں نے پھر کہا کیا آپ یہ گواہی دیتے ہیں کہ یہ حرام ہے؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ وہ مست کر دینے والی ہے تو حضرت حذیفہؓ نے کہا کہ یہ مجھے معلوم ہے کہ وہ مشکوک اور ناقابل اعتماد ہے لیکن یہ مجھ پر حلال ہے۔ لیکن بعد میں جب انہوں نے طلاق دے دی تو ان سے پوچھا گیا کہ جب حضرت عمرؓ نے آپ کو حکم دیا تو آپ نے اس وقت طلاق کیوں نہ دی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ لوگ یہ سمجھیں کہ میں نے ایک ایسا کام کیا ہے جو مجھے نہیں کرنا چاہی تھا۔ کتابیہ عورت سے شادی کرنے میں اس بات کا بھی خدشہ ہے کہ کہیں اس کی طرف دل کا میلان اس قدر زیادہ نہ ہو جائے کہ وہ فتنہ ہی میں مبتلا کر دے یا ہو سکتا ہے کہ دونوں سے پیدا ہونے والی اولاد کا رجحان (میلان) ماں کی طرف ہو جائے۔ ”صاحب المغنی“ کا کلام ختم ہوا۔

حافظ ابن کثیر اور صاحب ”المغنی“ نے جو ذکر کیا ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَةَ حَتَّىٰ تُؤْمِنَ... ٢٢١... سورة البقرة

”اور تم (اے مومنو!) مشرک عورتوں سے جب تک وہ ایمان نہ لائیں نکاح مت کرو۔“

اور فرمان الہی ہے:

الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمْ الْطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَلَّلَ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حَلَّلَ لَكُمْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ... ٥... سورة المائدة

”آج تمہارے لئے تمام پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں ہیں اور اہل کتاب کا ذبیحہ تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا ذبیحہ ان کے لئے حلال ہے اور پاک دامن عورتیں اور اہل کتاب کی پاک دامن عورتیں بھی حلال ہیں۔“

میں دو وجہ سے کوئی تعارض نہیں ہے پہلی وجہ تو یہ ہے کہ اطلاق کے وقت اہل کتاب مشرکین میں داخل نہیں ہوتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بہت سی آیات میں ان کا الگ الگ ذکر فرمایا ہے۔ جیسا کہ ارشاد الہی ہے۔



لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَلِكِينَ ... ۱ ... سورة البينة  
”جو لوگ کافر ہیں یعنی اہل کتاب اور مشرکین وہ (کفر) سے باز رہنے والے نہ تھے۔“

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :-

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ ... سورة البينة

”بے شک وہ لوگ جو اہل کتاب سے ہوں یا مشرکین سے، وہ ہمیشہ مشرکین سے، وہ ہمیشہ کفر کے لئے جہنم میں جائیں گے۔“

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :-

مَا يُؤْذُوا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ ... سورة البقرة

”جو لوگ کافر ہیں اہل کتاب سے یا مشرکین سے، وہ کبھی بھی پسند نہیں کرتے کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے کچھ بھلائی نازل ہو۔“

اس طرح قرآن مجید کی دیگر آیات میں بھی اہل کتاب اور مشرکین کے درمیان فرق کیا گیا ہے لہذا پاک دامن اہل کتاب عورتیں ان مشرک عورتوں میں داخل نہیں ہیں جن کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے لہذا ان دو آیتوں میں کوئی تعارض نہیں۔

لیکن یہ قول محل نظر ہے کیونکہ زیادہ صحیح یہی بات ہے کہ اہل کتاب خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں طلاق کے وقت مشرک مردوں اور عورتوں میں داخل ہیں کیونکہ وہ بلاشک و شبہ کافر اور مشرک ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کے لئے مسجد حرام میں داخلہ کی ممانعت ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَمَلِهِمْ بِذَا ... ۲۸ ... سورة التوبة

”مومنو! مشرک تو پلید ہیں تو اس برس کے بعد وہ خانہ کعبہ کے پاس نہ جانے پائیں۔“

اگر اہل کتاب عند الاطلاق (مطلقاً) مشرکوں میں داخل نہ ہوتے تو یہ آیت انہیں شامل نہ ہوتی، سورة توبہ میں اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ کا عقیدہ ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے :

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَهًا وَاحِدًا لَلَّ إِلَهِ إِلَّا هُوَ يُحْسِنُ الْعَمَلُ ... ۳۱ ... سورة التوبة

”ان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ اللہ واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے ان سب کو مشرک کا مرتب قرار دیا کیونکہ یہودیوں نے کہا۔ عزیز اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائیوں نے کہا۔ مسیح اللہ کا بیٹا ہے اور ان سب نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے علماء اور مشائخ کو اپنا رب بنا لیا تھا اور یہ سب کچھ مشرک کی بدترین صورت ہے اور اس مضمون کی آیات بہت زیادہ ہیں۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ سورة مائدہ کی آیت سورة بقرہ کی آیت کی تخصیص کر رہی ہے اور خاص عام سے مقدم ہوتا ہے جیسا کہ یہ اصول فقہ کا ایک معروف قاعدہ ہے اور اس پر فی الجملہ اجماع بھی ہے اور یہی بات درست بھی ہے اور اسی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پاک دامن اہل کتاب عورتوں سے نکاح کرنا مسلمانوں کے لئے حلال ہے اور یہ ان مشرک عورتوں میں داخل نہیں ہیں جن کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے چنانچہ جمہور اہل علم کا یہی مذہب ہے بلکہ اس پر اجماع ہے جیسا کہ صاحب ”المغنی“ کے کلام کے حوالے سے قبل از میں بیان کیا گیا ہے لیکن ان سے نکاح کرنے کے بجائے پاک دامن مومن عورتوں سے نکاح کرنا بہتر اور افضل ہے جیسا کہ امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب، آپ کے صاحبزادے

